از عدالتِ عظمیٰ[1]

شریمتی ستی رانی سین

بنام

مسرز انڈین اسٹینڈرڈ کاسٹنگ کمپنی ودیگر

تاریخ فیصلہ: 17 مارچ، 1997۔

[کے راما سوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان۔]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر XXXIX، قواعد 1 اور 2 کے ساتھ پڑھی جانے والا آرڈر 21، قاعدہ 90 دفعہ 151 - آرڈر XLIV، آرڈر XL قاعدہ 1 - ذیلی کرایہ دار اور مکان مالک کی جانب سے اپنے حقوق کے اعلان کے لیے دائر باہمی دعوے، - ابتدائی عدالت کا حکم، جس کے ذریعے جوں کی توں صورتِ حال برقرار رکھی گئی اور مکان مالک کو عبوری حکمِ امتناعی کے تحت ذیلی کرایہ دار کے قبضے میں مداخلت سے باز رہنے کا پابند بنایا گیا - زیرِ التواء دعوؤں کے دوران، مکان مالک نے اسی جائیداد کے متعلق صرف اصل کرایہ دار کے خلاف ایک اور دعویٰ ایک مختلف عدالت میں دائر کیا اور اس میں یکطرفہ ڈگری حاصل کرلی - ڈگری کے نفاذ کی کارروائی کے دوران، ذیلی کرایہ دار نے آرڈر XXI قاعدہ 90 کے تحت، دفعہ 151 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ساتھ ملا کر ایک درخواست دائر کی - بعد ازاں، ذیلی کرایہ دار نے آرڈر XXXIX قواعد 1 اور 2 کے تحت ایک اور درخواست دائر کی - اپیل منظور کی گئی - قرار پایا کہ، اگرچہ ذیلی کرایہ دار نے آرڈر XXXIX قواعد 1 اور 2 کے تحت درخواست دائر کی، لیکن فی الحقیقت اس کی نوعیت آرڈر XLIV ضابطۂ دیوانی کے تحت قبضے کی بحالی کی درخواست کی تھی، جو پہلے مقدمے میں دیے گئے موجودہ صورتِ حال کے حکم کی بنیاد پر کی گئی تھی - جب تک پہلے مقدمے میں ذیلی کرایہ دار کے قبضے کو برقرار رکھنے کے لیے جاری کیا گیا موجودہ صورتِ حال کا حکم اور عبوری حکمِ امتناعی مؤثر (برقرار) ہیں، اُس وقت تک بعد کے مقدمے میں حاصل کی گئی ڈگری جو کہ ذیلی کرایہ دار کو فریق بنائے بغیر حتمی بن گئی کا نفاذ حکمِ امتناعی کو غیر مؤثر بنانے کے مترادف ہے اور یہ عدالت کے عملِ اختیار کا غلط استعمال قرار پاتا ہے - تاہم، چونکہ ذیلی کرایہ دار بے دخل ہو چکا

ہے، لہٰذا مکان مالک کو آرڈر XL قاعدہ 1 کے تحت عدالتی وصول کنندہ مقرر کیا جانا چاہیے، اور اگر مستقبل میں مکان مالک کے خلاف کوئی فیصلہ صادر ہوتا ہے تو ذیلی کرایہ دار کو دوبارہ قبضہ دیا جائے گا- تمام مقدمات کو ایک ہی عدالت میں منتقل کیا جائے گا، یعنی الپور کے چوتھے اضافی جج کی عدالت میں

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2545، سال 1997۔

سی او نمبر 2514، سال 1995 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 14.10.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے راجو راجمچندرن، رانا، مس ایس مکھرجی اور گڈول انڈیور۔

جواب دہندگان کے لیے وجے ہنساریا، سنیل کے جین، جے کے بھاٹیہ اور ایس مکھرجی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے فریقین کے لیے فاضل مشورے سنے ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کلکتہ عدالتِ عالیہ کے فاضل سنگل جج کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 14 اکتوبر 1996 کو سی او نمبر 2514/95 میں دیا گیا تھا۔ موجودہ پوزیشن یہ معلوم ہوتی ہے کہ احاطہ نمبر 31 ہے۔ راجہ سنتوش روڈ، علی پور، کلکتہ اس مقدمے کا موضوع ہے۔ میسرز انڈین اسٹینڈرڈ کاسٹنگ کمپنی نے علی پور کے چوتھے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی فائل پر مقدمہ نمبر 86/90 دائر کیا۔ اس میں، انہوں نے دعوی کیا تھا کہ انہیں دوسرے مدعا علیہ، میسرز میٹل باکس انڈیا لمیٹڈ نے کرایہ دار کے طور پر باضابطہ طور پر شامل کیا تھا اور اس لیے، ان کے پاس احاطے میں پٹہ دار کا حق ہے۔ اسی طرح، اپیل کنندہ نے عالم ہند منشی، علی پور کی فائل پر مقدمہ نمبر 435/90 دائر کیا۔ اس میں، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ میسرز میٹل باکس انڈیا لمیٹڈ کرایہ دار ہے اور پہلے مدعا علیہ کے پاس اپیل کنندہ کے خلاف کرایہ داری کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ مانا جاتا ہے کہ دونوں مقدمے زیر التوا ہیں۔ مقدمہ نمبر 86/90 میں، ٹرائل کورٹ نے 14 جولائی 1990 کو حکم جاری کیا جس میں ہدایت کی گئی کہ صورتحال کو برقرار رکھا جائے اور اپیل کنندہ کو پہلے مدعا علیہ کے قبضے میں خلل ڈالنے سے روکنے کے لیے عبوری حکم نامہ بھی دیا گیا۔ مانا جاتا ہے کہ مذکورہ حکم اب بھی عمل میں ہے۔ جب کارروائی زیر التواء تھی، اپیل کنندہ نے عالم سیکنڈ منسیف جج کی فائل پر نمبر 66/93 والا ایک اور

مقدمہ دائر کیا جس میں اپیل کنندہ نے صرف میسرز میٹل باکس انڈیا لمیٹڈ کو واحد مدعاعلیہ کے طور پر شامل کیا اور اس کے پاس ایک طرفہ ڈگری تھی۔ اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے 23 مئی 1995 کو قبضہ کر لیا گیا۔

پہلا مدعاعلیہ، یعنی۔ انڈین اسٹینڈرڈ کاسٹنگ کمپنی نے آرڈر XXI، قاعدہ 90 جسے دفعہ 151 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، کے تحت مقدمہ نمبر 66 / 93 میں ایک درخواست دائر کی جس میں کہا گیا ہے کہ اس کے پاس قانونی قبضہ ہے اور 4 جنوری 1995 کی ڈگری پر عمل درآمد میں اسے غیر قانونی طور پر بے دخل نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ پہلے مدعاعلیہ نے آرڈر XXXIX، قواعد 1 اور 2، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت درخواست دائر کی لیکن حقیقت میں، یہ آرڈر XLIV، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت ایک ہے جو 14 جولائی 1990 کو دیئے گئے جمود کے حکم کی بنیاد پر قبضے کی بحالی کے لیے ہے۔ مذکورہ درخواست کا حکم دیا گیا تھا جو اس اپیل کا موضوع ہے۔

اگرچہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل شری راجو رام چندر کا کہنا ہے کہ اپیل کنندہ نے یکم جنوری 1995 کو مقدمہ نمبر 66 / 93 میں ڈگری پر عمل درآمد کرتے ہوئے ڈگری ہولڈر اور جائیداد کے مالک کی حیثیت سے جائیداد پر قانونی قبضہ کر لیا تھا۔ سول کورٹ بحالی کی ہدایت دینے میں درست نہیں تھی۔ واضح طور پر، دلیل قابل قبول اور بظاہر قابل قبول ہے لیکن حقیقت کی صورتحال کے پیش نظر، تنازعہ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ظاہر ہے، جب تک میسرز انڈین اسٹینڈرڈ کاسٹنگ کمپنی کے قبضے کو برقرار رکھنے کا اسٹیٹس کو آرڈر اور ایڈ عبوری حکم برقرار رہتا ہے، مقدمہ نمبر 66 / 93 میں ڈگری پر عمل درآمد اگرچہ مذکورہ مدعاعلیہ کو متاثر کیے بغیر حتمی ہو گیا ہے، حکم امتناع تک پہنچتا ہے اور یہ عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہے۔ یہ واضح ہو گا کہ اپیل کنندہ مقدمہ نمبر 86 / 90 میں مدعاعلیہ ہونے کے ناطے اور اسٹیٹس کو کے حکم کے ساتھ ساتھ ایڈ عبوری حکم امتناعی کا سامنا کرنا پڑا جو اب بھی موجود ہے، اس حکم کو خالی کیے بغیر یا مقدمے کو نمٹائے بغیر، اپیل کنندہ مقدمہ نمبر 66 / 93 میں ڈگری حاصل نہیں کر سکتا تھا جسے عدالت کے نوٹس میں لائے بغیر یا مدعاعلیہ نمبر 1، انڈین اسٹینڈرڈ کاسٹنگ کمپنی، کو اس مقدمے میں فریق مدعاعلیہ کے طور پر شامل کیے بغیر پھانسی دی جا سکتی تھی۔ چونکہ انڈین اسٹینڈرڈ کاسٹنگ کمپنی نے پہلے ہی وہ آرڈر حاصل کر لیا تھا جو چل رہا ہے، اس لیے اسے ایک طرفی ڈگری پر عمل درآمد کے ذریعے بے دخل نہیں کیا جا سکتا تھا جس میں وہ فریق نہیں تھی۔

ظاہر ہے، اپیل کنندہ مقدمہ نمبر 86/90 میں منظور کردہ حکم تک حد سے زیادہ پہنچنا چاہتا تھا۔ عام طور پر، ہم نے اپیل کنندہ کو جواب دہندہ کو قبضہ واپس کرنے کی ہدایت کی ہوگی۔ مدعا علیہ کی حیثیت کا فیصلہ خود اس کے مقدمے میں کیا جانا ہے۔ بدقسمتی سے مدعا علیہ 23 مئی 1995 کو بے دخل ہو گیا۔ ان حالات میں سوال یہ ہے کہ: مناسب کورس کیا ہو گا؟ مذکورہ بالا حقیقت پسندانہ صورتحال کے پیش نظر، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو آرڈر XL، قاعدہ 1، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت کورٹ رسیور کے طور پر مقرر کیا جانا چاہیے اور ظاہر ہے کہ وہ عدالت کو جوابدہ ہو گا۔ مذکورہ بالا مقدمات میں اپیل کنندہ کے خلاف کسی فیصلے کی صورت میں، یہ واضح ہو گا کہ اپیل کنندہ اپنا قبضہ میسرز انڈین اسٹینڈرڈز کاسٹنگ کمپنی کے حوالے کر دے گا۔ بصورت دیگر، قبضہ اپیل کنندہ، جائیداد کے مالک کے پاس رہے گا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ مقدمہ نمبر 86/90 اور مقدمہ نمبر 435/90 مختلف عدالتوں میں زیر التوا ہیں اور مقدمہ نمبر 66/93 میں آرڈر XXI، قاعدہ 90 کے تحت بھی کارروائی جاری ہے، ہمارا خیال ہے کہ تینوں کارروائیوں کو ایک عدالت میں منتقل کیا جانا چاہیے۔ اس کے مطابق، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ مقدمہ نمبر 435/90 اور آرڈر XXI، رول 90، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت دائر درخواست کو مقدمہ نمبر 86/90 کے ساتھ مقدمہ چلانے کے لیے چوتھے ایڈیشنل جج، علی پور کو منتقل کیا جانا چاہیے۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے ابھی تک تحریری بیان داخل نہیں کیا ہے۔ اپیل گزار کو تحریری بیان داخل کرنے کے لیے آج سے تیس دن کا وقت دیا جاتا ہے۔ اگر تحریری بیان دائر نہیں کیا جاتا ہے، تو اپیل کنندہ تحریری بیان دائر کرنے کا اپنا حق کھو دے گا۔ چوتھے ایڈیشنل جج کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر آرڈر XXI، قاعدہ 90، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت دونوں مقدمات کے ساتھ ساتھ درخواست کو بھی جلد از جلد نمٹائیں۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کائی حکم نہیں۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔